ماہنامہ مجلہ

حیاتِ نو

بلریا گنج

گجرات کے انسان کش فسادیوں نے ہم سے بہت کچھ چھین لیا ہے۔ اس میں ایک وہ نغمہ وطن بھی ہے جسے ہم اکثر فخر و اعتماد سے گنگناتے ہیں۔ یعنی۔

"سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا"

حقیقت میں ہم اب کبھی اس نغمے کو گانے کے اہل نہیں ہو پائیں گے۔

ہرش مندر۔

ٹائمس آف انڈیا۔ ۲۰/۳/۲۰۰۲ء

[illegible]

ماہنامہ مجلہ

حیات نو

بلریاگنج

جلد نمبر ۱۸	ربیع الاول ۱۴۲۲ھ مئی ۲۰۰۱ء	شمارہ نمبر ۵

مدیر مسئول ابوالمکارم ازہری	**معاون مدیر** انیس احمد فلاحی مدنی
☆ سالانہ زر تعاون: ۹۰ روپے ☆ خصوصی زر تعاون: ۲۰۰ روپے ☆ بیرون ملک: ۲۵ امریکی ڈالر	☆ طلبہ کے لیے: ۸۰ روپے ☆ اعزازی زر تعاون: ۱۰۰۰ روپے ☆ اس شمارہ کی قیمت ۹ روپے

اس دائرہ میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کی مدت خریداری ختم ہو چکی ہے لہذا جلد از جلد سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں۔

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

ماہنامہ مجلہ حیات نو، جامعۃ الفلاح

بلریاگنج، اعظم گڑھ (یوپی) ۲۷۶۱۲۱

Phone: 05466-25115

نقوش حیات نو

- اداریہ
  - کیا یہ وطن سے محبت ہے — ادارہ — ۳
- مقالات
  - یاجوج وماجوج کا خروج — یوسف ابن عبداللہ ابن یوسف — ۵
  - ہندوؤں کی کتب مقدسہ میں بشارات محمدیہ ﷺ — ابو علی الاثری — ۱۰
- بحث ونظر
  - حکومت الٰہیہ کی اصطلاحات — علی محمد رحمانی — ۱۸
  - ظلم وناانصافی کے نتائج میں ذلت اور مسلم اتحاد کی ضرورت واہمیت — ادارہ — ۲۰
  - مدارس اسلامیہ پر دہشت گردی کے الزامات — ابوالکلام عمران — ۲۲
- مذاہب عالم
  - ہندوستان کے مشہور فرقے — ۲۵
  - اسلام اور ہندو دھرم میں وحدانیت داختلاف — انیس احمد فلاحی
- سانحۂ گجرات
  - سارے جہاں سے اچھا — ہرش مندر — ۳۱
- فقہ وفتاویٰ
  - شوہر کے نامرد ہونے کی صورت میں فسخ نکاح کا حکم — ابوالقاسم فلاحی — ۳۵
- تعارف وتبصرہ
  - علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ — ضیاء الدین اصلاحی — ۳۶
  - اورنگ زیب کی داستان معاشقہ حقیقت یا افسانہ — ابوعبدالرحمن عمار فلاحی — ۳۷
  - المبتدأ — مفتی ولی اللہ قاسمی — ۳۸
- جامعہ کے لیل ونہار — ۳۹
  - تعزیتی نشست — ادارہ
  - جناب ڈی کے علی صاحب کا خطاب عام
  - محمد فیض اللہ فلاحی کو گولڈ میڈل
  - تعطیل …

اداریہ

کیا یہ وطن سے محبت ہے؟

(ادارہ)

ہندوستان کا مسلمان غریب ہے، اس کو غریبی کی موجودہ سطح تک پہنچانے میں ارباب اقتدار کی عنایات کا بھی کچھ نہ کچھ بلکہ بہت کچھ دخل رہا ہے، مقصد یہ تھا کہ غریبی کی وہ اس کو سماجی حیثیت سے اتنا پست کردے کہ وہ اخلاقی طور پر غیر موثر ہو جائے اور اپنا وہ امتیازی کردار نہ ادا کر سکے جس سے دنیا میں سچائی کی روح زندہ ہے اور ظلم واستحصال کے خلاف آواز بلند کرنے کا حوصلہ باقی ہے۔

لیکن یہ قوم اتنی سخت جان نکلی کہ غریبی کی، در بدری، بھیک اور بیچارگی رہی لیکن اپنی دینی شناخت سے لمحہ بھر کے لئے بھی علیحدہ نہ ہوئی اسے طرح طرح سے پریشان کیا گیا قومی پالیسی میں من حیث القوم اسے نظر انداز کیا گیا۔

فلاحی اسکیموں میں اس کے ساتھ غیریت برتی گئی، ملازمتوں کے دروازے اس پر بند کئے گئے، معاشی ترقی کے امکانات ومواقع اس سے چھین لئے گئے، غرض اس کے گرد دائرہ تنگ سے تنگ کیا جاتا رہا اور وہ اسباب دنیا کے لحاظ سے حرماں نصیب ہوتا رہا لیکن سب کچھ کھو کر بھی کامیابی کی مسکراہٹوں سے کھیلتا رہا کہ اس کا ایمان محفوظ رہا اس کی اصل دولت سلامت رہی یہ دیکھ دیکھ کر اس کے حریف کا پارہ گرم ہوتا گیا اور آخر کار مایوسی وجھنجھلاہٹ میں وہ اس کے خلاف تشدد پر اتر آیا، اور مورد عتاب وعقاب بنانے کے لئے اسے دہشت گرد قرار دے دیا۔

ہنسی آتی ہے مجھے حسن کی کمزوری پر

بس نہیں چلتا تو دیوانہ بنا دیتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ جب حکومت کسی کو ظلم وستم کا نشانہ بنانا چاہتی ہے تو بمصداق

قصور ڈھونڈھ کے پیدا کئے جفا کے لئے

اسے بیرونی طاقتوں کا ایجنٹ اور دہشت گرد قرار دے دیا جاتا ہے ہندوستانی مسلمانوں کی تاریخ کا ہر باب روشن و منور ہے وطن کے لئے سرفروشی کے جذبے کی انھوں نے تاریخی مثالیں پیش کی ہیں اس کے تہذیبی تمدنی اور سیاسی و معاشی ارتقاء میں ان کا نمایاں کردار رہا ہے۔

اور حقیقت کا اگر انکار نہ کیا جائے تو سچی بات یہ ہے کہ اس ملک کو اگر مسلمانوں کا سہارا نہ ملا ہوتا تو وہ اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہو چکا ہوتا، کہنے دیجئے کہ مسلمان مادر ہند کے چہرے کی رونق اس کی پیشانی کا نور اور اس کے جسد اجتماعی کی روح اور اس کے آغوش کی زینت ہیں لیکن بدبختی ہے عالمی طاقتوں کی سازش اور اپنی عاقبت نا اندیشی کی کہ مشین کے کلیدی کردار ادا کرنے والے پرزے کو نکال باہر کئے جانے کی ضد کی جائے اور اس کے بغیر ہی اس کو کارپرداز رکھنے کی سعی کی جائے دہشت گردی کو مذہب سے جوڑنا بڑی گھناونی عالمی سازش ہے پھر اسے اسلامی دہشت گردی کا نام دے کر ایک مخصوص فرقہ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنانا وطن پرستی نہیں وطن دشمنی ہے فسادات میں مسلمانوں کو نہیں ہندوستان کو لوٹا اور جلایا جاتا ہے لیکن نسلی تعصب نے ہماری قوت غور و فکر کو مفلوج کر دیا ہے۔

☆☆☆

مقالات

یاجوج وماجوج کا خروج

یوسف بن عبداللہ بن یوسف

یاجوج اور ماجوج دونوں عجمی نام ہیں۔ اور ایک رائے کے مطابق یہ دونوں عربی لفظ ہیں۔ ان کا اشتقاق "اجت النار اجیجا" سے ہے جس کے معنی آتے ہیں آگ کا بھڑکنا، یا لاجاج، سے ماخوذ ہے جس کے معنی اس نمکین دو پانی کے آتے ہیں جو اتنا زیادہ نمکین ہو کہ اس سے گلا جل جائے۔ یا "الاج" سے ماخوذ ہے جس کے معنی دشمن کے تیز رفتاری کے ساتھ دوڑنے کے آتے ہیں۔ اور ماجوج "ماج" سے بنا ہے جس کے معنی مضطرب ہونے اور گتھم گتھا ہونے کے آتے ہیں۔ آخری رائے کی تائید سورۃ الکھف کی اس آیت سے بھی ہوتی ہے:

"وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض" ۹۹۔

یاجوج وماجوج آدم وحواء علیہما السلام کی نسل وذریت سے ہیں۔ البتہ کعب الاحبار کا خیال ہے کہ وہ صرف آدم علیہ السلام کی نسل سے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو ایک بار احتلام ہوا، آپ کا منی مٹی سے مل گیا جس سے اللہ نے یاجوج وماجوج کو پیدا فرمایا۔ لیکن اس رائے کی پشت پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ اس مرفوع حدیث سے متعارض بھی ہے جس میں ان کے نوح علیہ السلام کی ذریت سے ہونے کا تذکرہ ہے اور نوح علیہ السلام کا آدم وحوا علیہما السلام کی نسل وذریت سے ہونا قطعی اور یقینی دلائل سے ثابت ہے۔ (دیکھئے فتح الباری ۱۳/ ۱۰۷)

بخاری شریف میں ہے کہ اللہ تعالی آدم علیہ السلام سے کہیں گے جہنم میں جانے والے گروپ کو نکالو تو وہ پوچھیں گے اے خدا آگ کے گروپ کا کیا مطلب ہے، تو اللہ تعالی کہیں گے ہر ہزار میں سے ۹۹۹ افراد، تو اسوقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور حاملہ اپنے بچے کو جنم دے گی اور آپ لوگوں کو مدہوش دیکھیں گے درانحالیکہ وہ نشے میں نہ ہونگے بلکہ اللہ تعالی کا عذاب ہی اتنا زیادہ شدید ہوگا کہ لوگ اسکی ہولناکی سے دہشت زدہ ہو جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا، آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ، جہنم میں جانے

والا تم میں سے ایک ہوگا تو یاجوج وماجوج میں سے ایک ہزار (کتاب الانبیاء / ۶ / ۳۸۲)

یاجوج وماجوج کا حلیہ :

یاجوج وماجوج بھی ترکیوں کے مانند ہونگے۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے، ہموار اور چھوٹی ناکوں والے، سرخ اور سفید بالوں والے اور چوڑے چوڑے سینے والے ہونگے۔ اور دور سے انکے چہرے ڈھال لگ رہے ہونگے۔

ابن حرملہ کی خالہ روایت کرتی ہیں کہ آپ ایک بار خطبہ دے رہے تھے اس حال میں کہ ایک بچھو کے ڈنک کی وجہ سے آپ اپنی انگلیوں کو کپڑے سے باندھے ہوئے تھے، خطبے میں آپ نے فرمایا تم لوگ برابر دشمنوں سے جنگ کرتے رہو گے یہاں تک کہ یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا جن کے چہرے چوڑے، آنکھیں چھوٹی اور بال سفید اور سرخ ہونگے۔ ہر چہار جانب سے وہ ٹوٹ پڑیں گے، انکے چہرے ایسے لگ رہے ہونگے جیسے ڈھال۔ (مسند احمد ۵ / ۲۷۱)

ابن حجرؒ نے انکی صفات سے متعلق بعض روایات نقل کی ہیں جن کے بموجب انکے تین گروپ ہونگے۔

۱: بعض لوگوں کے جسم موٹے اور بھاری بھر کم درختوں کے مانند ہونگے۔

۲: دوسرے گروپ کا جسم چار بائی چار بالشت کا ہوگا۔

۳: ایک گروپ کے کان اتنے بڑے ہونگے کہ وہ اپنے کانوں کو بچھائیں گے، پھر اس سے اپنے جسموں کو لپیٹ لیں گے۔ بعض روایات میں انکی لمبائی کے ایک بالشت اور دو بالشت اور بعض میں تین بالشت ہونے کا تذکرہ ہے۔ البتہ صحیح روایات کے بموجب وہ اتنے طاقتور ہونگے کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہ ہوگی۔

یاجوج وماجوج کے خروج کے دلائل :

یاجوج وماجوج کا آخری زمانے میں نکلنا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔ اس کے خروج کے قرآنی دلائل درج ذیل ہیں۔

۱: سورۃ الانبیاء میں ہے: یہاں تک کہ جب یاجوج وماجوج کھول دیے جائیں گے اور ہر بلندی سے وہ نکل پڑیں گے اور وعدۂ حق کے قریب کے پورا ہونے کا وقت قریب آ لگے گا تو یکایک ان لوگوں کے دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا۔ (آیۃ ۹۶ـ۹۷

سورۃ الانبیاء)

۲: سورۃ الکہف میں ہے پھر اس نے ایک اور مہم کا سامان کیا یہاں تک کہ جب وہ پہاڑیوں کے درمیان پہونچا تو اسے ان کے پاس ایک قوم ملی جو مشکل ہی سے کوئی بات سمجھتی تھی ان لوگوں نے کہا کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج اس سرزمین میں فساد پھیلاتے ہیں تو کیا ہم تجھے کوئی ٹیکس اس کام کے لئے دیں کہ تو ہمارے اور ان کے درمیان ایک بند تعمیر کردے۔ اس نے کہا جو کچھ میرے رب نے مجھے دے رکھا ہے وہ بہت ہے تم بس محنت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان بند بنائے دیتا ہوں، مجھے لوہے کی چادریں لادو، آخر جب دونوں پہاڑیوں کے درمیانی خلا کو اسنے پاٹ دیا تو لوگوں نے کہا کہ اب آگ دہکاؤ حتی کی جب یہ آہنی دیوار بالکل آگ کی طرح سرخ کردی تو اس نے کہا لاؤ اب میں اس پر پگھلا ہوا تانبہ انڈیلوں گا، یہ بند ایسا تھا کہ یاجوج وماجوج اس پر چڑھ کر بھی نہ آسکتے تھے اور اسمیں نقب لگانا انکے لئے اور بھی مشکل تھا۔ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے رب کی رحمت ہے مگر جب میرے رب کے وعدے کا وقت آئے گا تو وہ اس کو پیوند خاک کردے گا اور میرے رب کا وعدہ برحق ہے، اور اس روز ہم لوگوں کو چھوڑ دیں گے کہ سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوں اور صور پھونکا جائے گا اور ہم سب انسانوں کو ایک ساتھ جمع کریں گے۔

یہ آیتیں اس امر پر دلالت کررہی ہیں کہ اللہ تعالی نے ذوالقرنین کو یاجوج وماجوج اور عام لوگوں کے درمیان ایک عظیم دیوار بنانے کی طاقت عطا فرمائی جب قیامت کا وقت قریب آجائے گا تو یہ دیوار ٹوٹ پڑے گی اور یاجوج وماجوج تیز رفتاری کے ساتھ انسانی آبادیوں پر ٹوٹ پڑیں گے، پوری دنیا میں قتل وخونریزی کریں گے اور دنیا کو فتنہ وفساد سے بھر دیں گے اور یہ صور کے پھونکے جانے، دنیا کے ویران ہونے اور قیامت کے واقع ہونے کی دلیل ہوگی۔

خروج ماجوج کی احادیث :

یاجوج وماجوج کے ظہور سے متعلق احادیث تواتر معنوی تک پہونچی ہوئی ہیں۔ چند حدیثیں ملاحظہ ہوں:

۱: زینب بنت جحشؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ایک دن انکے گھر میں داخل ہوئے آپ ﷺ کہہ رہے تھے لا الہ الا اللہ عربوں کے لئے تباہی وبربادی اس عظیم شر سے جو قریب آگیا ہے یاجوج وماجوج کی دیوار آج اتنی کھول دی گئی پھر آپ نے انگوٹھے اور اس سے متصل

انگلی کا حلقہ بنا کر دکھلایا، زینب بنت جحشؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے درانحالیکہ ہم میں نیک لوگ موجود ہونگے آپ نے فرمایا ہاں، جب برائیاں بڑھ جائیں گی تو ایسا ہوگا۔ (صحیح البخاری، کتاب الانبیاء ۲/ ۳۸۱)

۲: یاجوج وماجوج جب نکلیں گے تو انکے گروپ کا اگلا حصہ بحیرہ طبریہ کا پورا پانی پی جائے گا اور جب پچھلا حصہ وہاں سے گذرے گا تو کہے گا کہ کبھی یہاں پانی تھا۔ پھر وہ بیت المقدس کی ایک پہاڑی کی جانب جائیں گے اور کہیں گے ہم نے زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ چنانچہ وہ اپنی تیریں آسمان کی جانب چلائیں گے تو وہ تیریں خون آلود واپس آئیں گی۔ (صحیح مسلم ۱۸/ ۷۰)

۳: حذیفہ بن اسید کی حدیث میں بھی یاجوج وماجوج کے ظہور کو قیامت کی نشانی بتایا گیا ہے۔

۴: ابن مسعود سے مروی ہے کہ اسراء کی رات آپ ﷺ کی ملاقات ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام سے ہوئی تو سب نے باہم قیامت کا تذکرہ کیا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو کی باری آئی تو آپ نے فرمایا: پھر لوگ اپنے اپنے علاقوں کی جانب لوٹیں گے تو یاجوج وماجوج انکا استقبال کریں گے وہ ہر جانب سے ٹوٹ پڑیں گے، کسی پانی کے پاس سے وہ نہ گذریں گے مگر اسے پی جائیں گے اور ہر وہ چیز جس کے پاس سے وہ گذریں گے اسے خراب کر دیں گے۔ لوگ اس فتنہ سے نجات کے لئے مجھ سے درخواست کریں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ انہیں موت دے دے گا۔ انکے سڑے ہوئے جسم سے پوری فضا مکدر ہو جائے گی۔ لوگ پھر مجھ سے درخواست کریں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ موسلا دھار بارش نازل فرمائے گا اور پانی کا ریلا انکے جسموں کو سمندروں میں بہا لے جائے گا۔ (مستدرک الحاکم ۴/ ۴۸۸)

۵: ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ یاجوج ماجوج لوگوں پر ٹوٹ پڑیں گے تو وہ پانی کے چشموں کو پی کر خشک کر دیں گے لوگ ان سے بچنے کے لئے بھاگتے پھریں گے، تو وہ آسمان کی جانب اپنی تیروں کو چلائیں گے تو تیریں خون آلود واپس آئیں گی تو وہ کہیں گے زمین والوں کو ہم نے مغلوب کر لیا اور آسمان والوں کو بھی ہم نے شکست دے دی چنانچہ اللہ تعالیٰ انکی گردنوں میں کیڑے پیدا کر دے گا جس سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھوں میں

محمد کی جان ہے زمین کے جانور انکے گوشت کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے اور گوشت کے استعمال کی کثرت کی وجہ سے خوب مگن ہونگے۔ (سنن الترمذی حدیث رقم ۴۰۸۰)

یاجوج وماجوج کی دیوار:

یاجوج وماجوج کہاں ہیں اور ذوالقرنین کی دیوار آہنی کس جگہ واقع ہے اس سلسلہ میں مفسرین کی رائیں مختلف ہیں۔ سید قطب شہید کا خیال ہے کہ ترمذ کے قریب واقع دیوار آہنی ہی شاید ذوالقرنین کی دیوار آہنی ہو۔ (دیکھئے تفسیر الظلال ۴/ ۲۲۹۶)

میرا یہ خیال ہے کہ یہ ذوالقرنین کی دیوار آہنی نہیں بلکہ شہر ترمذ کی فصیل ہے جسکا تذکرہ یاقوت نے معجم البلدان میں کیا۔ قرآن کے بیان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ دیوار دو پہاڑیوں کے درمیان مشرق میں بنائی گئی ہے ہو سکتا ہے سمندر میں کسی جزیرہ پر یہ دیوار واقع ہو جہاں تک ہماری رسائی ابھی نہیں ہوئی ہے۔

یاجوج ماجوج کون تھے:

امام قرطبی اور سید قطب شہید کا خیال ہے کہ یاجوج وماجوج سے مراد وہ تاتاری ہیں جن کا ظہور ساتویں صدی ہجری میں ہوا اور جنہوں نے پورے بلاد اسلامیہ کو فتنہ وفساد سے بھر دیا تھا۔ (تفسیر القرطبی ۱۱/ ۵۸۔ فی ظلال القرآن ۴/ ۲۲۹۳)

مولانا مودودی بھی اسی رائے کے قائل تھے۔ وہ لکھتے ہیں یاجوج ماجوج سے مراد اور شمالی چین کے وہ قبائل ہیں جو تاتاری، منگولی، ہن اور سیتھین وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں اور جن کے سیلاب وقتاً فوقتاً ایشیا اور یورپ دونوں طرف رخ کرتے رہے ہیں اور ذوالقرنین کی دیوار آہنی سے قفقاز کے جنوبی علاقے میں دربند اور داریال کے وہ استحکامات مراد ہیں جو یاجوج وماجوج کے حملوں سے بچنے کے لئے کئے گئے تھے۔ (دیکھئے تلخیص تفہیم القرآن ۴۸۲)

صحیح بات یہ ہے کہ یاجوج وماجوج کا خروج جو قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے ابھی تک واقع نہیں ہوا ہے کیونکہ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ ان کا خروج عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔ چنانچہ یہ عیسیٰ مسیح ہی ہونگے جو انکے خلاف بد دعا کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کریگا اور سیلاب کے ذریعے انکی لاشوں کو سمندر میں بہا دے گا اور پوری روئے زمین کو انکے شر اور وجود سے پاک کرے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مقالات

ہندوؤں کی کتبِ مقدسہ میں بشاراتِ محمدیہ ﷺ

انیس احمد

(۱)

حضور قدسی کی بشارتیں دنیا کے تمام ہی مقدس صحیفوں میں پائی جاتی ہیں۔ توریت، زبور، انجیل، ژند اوستا کی طرح ہندومت کی مقدس کتابوں میں بھی آپ ﷺ کی آمد کی بشارتیں جابجا موجود ہیں۔ سطور ذیل میں ان بشارتوں کا ایک تجزیاتی مطالعہ ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔

اسوقت شمبھل میں وشنویش نامی ایک رشی القاب آدمی کے گھر میں "کالکی" پیدا ہونگے۔ (بھگوت پران ۲/ ۱۸)

"شمبھل" دو لفظوں سے مرکب ہے۔ "شم" جسکے معنی امن کے آتے ہیں، "بھل" جسکے معنی بستی یا شہر کے آتے ہیں یعنی امن والی بستی۔

وشنویاش بھی دو لفظوں سے مرکب ہے "وشنو" جسکے معنی اللہ کے آتے ہیں اور "یاش" جسکے معنی بندے کے آتے ہیں یعنی انکے والد کا نام "عبداللہ" ہوگا۔ اور کالکی کے معنی گناہوں سے پاک کرنے والا۔ قرآن مجید میں نبی اکرم ﷺ کی ایک اہم صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے سورۃ التوبہ میں ہے: "خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم و تزکیھم بھا وصل علیھم ان صلوتک سکن لھم واللہ سمیع علیم۔ (۱۰۳)

اے نبی انکے مال میں زکوۃ لیجئے جسکے ذریعہ آپ انھیں پاک کریں اور بابرکت بنائیں اور ان کے حق میں دعا کیجئے کیونکہ آپ کی دعا انکے لئے باعث تسکین ہوگی اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

آپ ﷺ کی ذات تطہیر و تقدیس کا سبب تھی جو شخص آپ پر ایمان لایا اور تصدیق کی اور آپکی لائی ہوئی شریعت پر عمل کیا وہ اللہ کی معصیت سے پاک ہوگا۔ آپکے ناموں میں سے ایک نام "ماحی" بھی آیا ہے جسکے معنی ہیں مٹانا، یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ کفر جیسی نجیذ نجاست کو دور کرے گا۔ بخاری شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے متعدد نام ہیں میں محمد بھی ہوں اور احمد بھی اور میں ماحی ہوں میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں

حاشر ہوں، لوگوں کو میرے پاس اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب بھی ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (۶/ ۵۵۲)

۲۔ "عظیم مہرشی کالکی" وشنویاش کے گھر میں انکی بیوی "سومتی" کے بطن سے پیدا ہونگے۔ (کلکی پران ۲/ ۱۱)

سومتی کے معنی آتے ہیں امن و سلامت والی عورت۔ آپ ﷺ کی والدہ محترمہ "آمنہ" اور سومتی کے درمیان معنوی مناسبت بالکل واضح ہے۔

۳۔ وہ "مادھو" کے مہینہ میں ۱۲ تاریخ کو پیدا ہونگے۔ (کلکی پران ۲/ ۱۵)۔

مادھو کے معنی وہ مہینہ جو لوگوں کی نگاہ میں پسندیدہ اور محبوب ہو، اور وہ ربیع الاول کا مہینہ ہے مورخین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

۴۔ مہرشی کلکی درج ذیل آٹھ صفات سے متصف ہوں گے۔ (بھگوت پران ۱۲/ ۳۔ ۱۹)

تاریخ میں ہندوں کا کوئی رہنما ایسا نہیں پیدا ہوا جو ان صفات کا حامل رہا ہو یہ صفات بجز آپ ﷺ کے کسی اور پر صادق نہیں آتی ہیں۔ اور یہ آٹھوں صفات درج ذیل ہیں۔

(۱) (PRAGYA) کے معنی مستقبل کی خبر دینے کے ہیں۔ شاید اس میں ان معجزات اور پیشین گوئیوں کی جانب اشارہ ہو جو قرآن و سنت میں جابجا مذکور ہیں۔

(۲) (CULINATA) یعنی وہ اپنی قوم کے معزز ترین لوگوں میں سے ہوں گے۔

مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا "میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مجھے سب سے بہتر مخلوق بنایا اور پھر اس نے مخلوقات کو دو فرقوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان دونوں میں سے اچھے فرقے میں رکھا اور پھر اس نے قبیلے بنائے تو مجھے سب سے بہترین قبیلہ میں پیدا فرمایا اور پھر قبیلہ میں بھی سب بہتر شاخ میں رکھا تو میں تم میں سب سے زیادہ بہتر ہوں گھر اور نفس کے اعتبار سے۔ (مسند احمد ۱/ ۲۱۰، جامع الترمذی حدیث رقم ۳۶۰۸)

اور مسلم شریف کی ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے بیٹوں میں سے اسمٰعیل علیہ السلام کو پنا مقرب بنایا اور بنی اسمٰعیل سے بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ سے قریش اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا"۔ (۴/ ۱۷۸۲)

ابو سفیان نے حالت کفر میں بھی ہرقل کے دربار میں آپ ﷺ کے عالی نسب کا اعتراف کیا تھا، جسے ہرقل نے جواب دیا تھا کہ اسی طرح انبیاء کرام اپنی قوم کے سب سے معزز قبیلہ سے منتخب کئے جاتے رہے ہیں۔

(۳) (INDRIDAMAN) مہرشی کالکی کی تیسری صفت یہ ہوگی کہ انہیں اپنے نفس پر کنٹرول ہوگا۔ یہ صفت بھی آپ ﷺ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ روزہ کی حالت میں آپ ﷺ اپنی بیویوں کو بوسہ دیتے تھے کیونکہ آپ ﷺ کو اپنے نفس پر مکمل کنٹرول حاصل تھا اور تم میں سے کون ہے جو اپنی خواہشات پر اس طرح کنٹرول رکھتا ہو جس طرح آپ ﷺ کو تھا اسلئے تم لوگوں کے لئے بوسہ دینا مناسب نہ ہوگا۔

(۴) (SHRUTI) انکی چوتھی صفت یہ ہوگی کہ انکے پاس علم الٰہی ہوگا۔ شرتی کی گفتگو وحی کی روشنی میں ہوگی۔ قرآن کریم میں ہے " وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی "۔ (سورۃ النجم ۳،۴)

آپ خواہشات نفس کی روشنی میں نہیں بولتے ہیں یہ تو صرف ایک وحی ہوتی ہے جو آپ کی جانب کی جاتی ہے۔

وکذلک اوحینا الیک قرآنا عربیا لتنذر ام القری و من حولھا۔ (سورۃ الشوریٰ ۷)

اور اسی طرح ہم نے عربی زبان میں آپ پر یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ اس کے ذریعہ آپ مکہ والوں کو اور اسکے مضافات والوں کو ڈرائیں۔

(۵) (PRA KRAM) وہ خلقت کے لحاظ سے انتہائی مضبوط ہونگے اور اخلاقی عیب اور ہر طرح کے نقائص سے پاک۔

آپ کی متعدد احادیث میں بھی یہی جسمانی ساخت بیان ہوئی ہے۔ براء بن عازب کی حدیث میں ہے: "کان رجلا مربوعا بعید ما بین المنکبین" آپ درمیانہ قد کے تھے دونوں مونڈھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔ علی ابن ابی طالبؓ نے آپ کی جسمانی ساخت کی تعریف یوں بیان کی ہے: " لم یکن النبی ﷺ بالطویل ولا بالقصیر، شثن الکفین و القدمین، ضخم الراس، ضخم الکرادیس، طویل المسربۃ اذا مشی تکفأ تکفؤا کانما ینحط من صبب لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ ﷺ۔ (سنن الترمذی۔ حدیث رقم ۳۶۳)

نبی اکرم ﷺ نہ تو لمبے ہی تھے اور نہ ہی پست قد، چوڑی ہتھیلیوں اور پاؤں والے تھے آپ ﷺ کا سر بھاری اور جوڑوں کی ہڈیاں چوڑی تھیں، سینے سے پیٹ تک لمبے بال تھے جھکتے ہوئے اس طرح چلتے گویا کسی ڈھلوان سے نیچے اتر رہے ہوں۔ میں نے آپ ﷺ سے پہلے اور آپ ﷺ کے بعد آپ جیسا کسی انسان کو نہ دیکھا۔

رہی ہیبت و عظمت کی بات تو آپ کو وہ ہیبت اور عظمت عطا کی گئی تھی جس سے دشمن دوری سے خوف کھایا کرتے تھے۔ بخاری شریف میں "نصرت بالرعب مسیرۃ شھر" ایک ماہ کی دوری پر موجود دشمن پر رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی ہے۔ مشہور پہلوان رکانہ نے آپ سے کشتی کا مقابلہ کیا تو آپ نے اسے پچھاڑ دیا (ابوداؤد ۴ / ۳۲۰)

(۶) (ABHU HASHITA) وہ بہت ہی کم گفتگو کریں گے۔

آپ بھی بہت ہی کم اور وہ بھی معنی خیز گفتگو کرتے تھے۔ مسلم شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم (یعنی متعدد معانی پر دلالت کرنے والے چھوٹے فقرے) کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آپ بہت تیز تیز روانی کے ساتھ نہیں بولتے تھے بلکہ رک رک کر اتنے واضح الفاظ بولتے کہ مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگ اس کو یاد کر لیں۔ (احمد ۶/ ۲۵۷)

(۷) DAN مہرشی کالکی کی ساتویں صفت یہ ہوگی کہ وہ بہت ہی فیاض ہونگے۔

یہ خوبی تو آپ ﷺ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے کبھی کسی چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے انکار نہیں کیا (بخاری ۱۰/ ۴۵۵)

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ فیاض تھے اور رمضان کے پورے مہینے میں حد درجہ آپ ﷺ فیاضی کرتے تھے اور پھر جب جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے تو آپ ﷺ انکے سامنے پورے قرآن کو سناتے اور اس وقت تیز چلنے والی ہواؤں سے بھی زیادہ آپکی فیاضی عام ہو جاتی۔"

انس بن مالک کی ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ کل کے لئے کسی چیز کو جمع کر کے نہ رکھتے (ترمذی حدیث رقم ۲۳۶۲)

(۹) (KARITAGYATA) مہرشی کی آٹھویں صفت یہ ہے کہ وہ محسنین کے احسانات کا اعتراف کریں گے۔ یہ صفت بھی آپ ﷺ میں بدرجۂ اتم موجود تھی۔ انصار کی مدد اور انکی تائید کا ذکر اکثر کرتے رہتے۔ ابو بکر صدیق جنہوں نے اپنی پوری دولت طلب اسلام، تبلیغ اسلام میں لگادی انکے اس عظیم احسان کا تذکرہ آپ نے یوں کیا: کسی کے مال نے مجھے اتنا فائدہ نہ پہونچایا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے پہونچایا۔ (احمد ۲/ ۲۵۳)

پانچویں بشارت: وہ گھوڑوں پر سواری کریں گے۔ انکے جسم سے نور پھوٹ رہا ہوگا ہیبت و عظمت اور خوبصورتی میں ان کا کوئی نظیر نہ ہوگا۔ وہ مختون ہونگے۔ ہزاروں ظالموں اور کافروں کو فنا کرادیں گے۔ (بھگوت پران ۱۲/ ۲۔۲۰)

یہ تمام صفات بھی آپ ﷺ پر پوری صادق آرہی ہیں۔ جابر بن سمرہ کی حدیث ہے: میں نے چاندنی رات میں آپ کو سرخ لباس پہنے ہوئے دیکھا تو آپکے حسن و جمال سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا کبھی میں آپ کے رخ انور کی جانب دیکھتا تو کبھی چاند کو، خدا کی قسم وہ میرے نزدیک چاند سے بھی زیادہ حسین تھے۔ (جامع الترمذی حدیث رقم ۲۹۱۱)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے دانتوں کے درمیان فاصلہ تھا جب بھی آپ گفتگو کرتے تو دانتوں کے درمیان سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی۔ (شمائل ترمذی/ ۱۳)

رہ گیا ختنہ تو قدیم زمانے میں ہندوؤں کا یہ عمل تھا اور نہ ہی آج ہے۔ رہا گھوڑوں پر سواری تو کسی ہندو اوتار کو گھوڑے پر سوار نہیں دیکھا گیا ہے۔ رام کو تیر چلاتے ہوئے دکھایا گیا ہے جبکہ کلکی کو چار بازوؤں والے گھوڑے پر سوار دکھلایا گیا ہے تو آخر یہ گھوڑے والے کون ہیں؟

چھٹی بشارت: وہ اپنے چار ساتھیوں کی مدد سے شیطان کو ہلاک کردے گا اور جنگوں میں انکی مدد کے لئے فرشتے نازل ہونگے۔ (کلکی پران ۲/ ۵۔۷)

اس بشارت میں آپ ﷺ کے ان چاروں خلفاء کی جانب اشارہ ہے جنہوں نے وزیروں کی طرح آپکی مدد فرمائی۔ اور رہا جنگوں میں آپ کی مدد کے لئے فرشتوں کا نزول تو یہ واقعہ غزوۂ بدر میں پیش آیا تھا جسکی تصویر قرآن کریم نے یوں پیش کی ہے:

"یاد کیجئے اسوقت کو جب تم اپنے پروردگار سے فریاد کررہے تھے تو اللہ تعالی نے تمہاری فریاد سن لی اور اسکا اظہار یوں کیا کہ میں تمہاری مدد کو لگاتار آنے والے ہزار فرشتے بھیجوں گا۔ اور یاد کیجئے اس وقت کو جب تیرے رب نے فرشتوں کو حکم دیا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں

لہذا تم مسلمانوں کے دل ثابت قدم رکھو عنقریب کافروں کے دلوں میں دہشت ڈال دوں گا سو مارو گردنوں پر اور کاٹو پور پور ایسا اس وجہ سے ہوا کہ ان لوگوں نے اللہ اور اسکے رسول کی شدید مخالفت کی ہے اور جو کوئی مخالف ہو اللہ اور اسکے رسول کا تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔" (۹۔۱۴)

ساتویں بشارت: "وہ پیدائش کے بعد "پرشورام" سے تحصیل علم کے لئے پہاڑوں کا رخ کریں گے پھر شمال کی جانب جائیں گے اور پھر اپنے مسکن واپس لوٹ آئیں گے۔ (کلکی پران)

پرشورام کے معنی معلم اکبر کے آتے ہیں، اس بشارت میں آپ کی زندگی کے تین اہم واقعات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

۱۔ بعثت سے پہلے آپ کا غار حرا میں جانا اور معلم اکبر یعنی جبرئیل امین علیہ السلام کا آپ کے پاس پہلی وحی لے کر آنا۔

۲۔ مدینہ منورہ جو مکۃ المکرمہ سے شمال میں واقع ہے اسکی جانب آپ کا ہجرت فرمانا۔

۳۔ فتح مکہ کے موقعہ پر اپنے وطن دوبارہ واپسی۔

آٹھویں بشارت: لوگ انکے جسم سے نکلنے والی خوشبو سے مسحور ہو جائیں گے۔ انکے جسم کی پاکیزہ خوشبو ہواؤں میں مل جائے گی اور قلوب و ارواح کو لطیف بنائے گی۔ (بھگوت پران ۱۲/ ۲/ ۲۱)

آپ کے جسد اطہر سے خوشبو و مشک کا نکلنا اور پھیلنا مشہور روایات سے ثابت ہے۔ انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے کوئی ریشم بھی آپکی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہ پایا اور نہ ہی آپ کی بو سے زیادہ عمدہ کوئی خوشبو میں نے پائی۔

جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہلی نماز ادا کی۔ پھر وہ اپنے گھر واپس چلے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ نکلا راستے میں بچوں نے آپ کا استقبال کیا تو آپ ہر ایک کے گال پر سہلانے لگے۔ اور میرے بھی گال پر سہلایا تو میں نے آپکے ہاتھ کو انتہائی ملائم اور خوشبودار پایا گویا وہ کسی عطر فروش کا ہاتھ ہو۔ (مسلم ۴/ ۱۸۱۴)

انسؓ کی ایک دوسری روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو استراحت کے لئے سو گئے۔ آپؐ کے جسم سے پسینہ نکلنے لگا تو میری والدہ ایک شیشی لیکر آئیں اور پسینے کو اسمیں جمع کرنے لگیں آپ ﷺ بیدار ہوئے تو پوچھا کہ اے ام سلیم یہ کیا کررہی ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبوؤں میں ملائیں گے کیونکہ یہ سب

سے معطر خوشبو ہے۔ (مسلم شریف ۲/۱۸۱۹)

جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ آپ کی چند ایسی خوبیاں اور خصوصیات تھیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ آپ جب کسی راستہ میں ہوتے اور پیچھے سے کوئی آرہا ہوتا تو وہ آپ کے گزرنے کو جان جاتا ان خوشبوؤں کی بناء پر جو راستہ میں آپکے پسینہ سے نکل کر پھیلی ہوتیں۔ (دلائل النبوۃ ۶/۶۹)

مذکورہ بالا بشارت آپ ﷺ کے علاوہ کسی ہندو راہب پر صادق نہیں آتی کیونکہ انکے یہاں سادھوؤں کے لئے خوشبوؤں کا استعمال حرام ہے اور اپنے نفس کو ذلیل و تباہ کرنے کے لئے اپنے جسموں پر مٹی ڈالنا ضروری ہے۔

نویں بشارت: سب سے پہلے جس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا اور قربانی کی وہ احمد ہیں جو اس عمل کی بناء پر سورج کے مانند ہو گئے۔ (سام وید ۳/۶/۸)

آپ کی آمد سے پہلے عہد جاہلی میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جانے لگا تھا آپ[۲] نے عہد ابراہیمی کی سنت کو تازہ کیا اور اللہ کے نام پر قربانیوں کا سلسلہ پھر جاری فرمایا جسکی بناء پر آپ کا مقام و مرتبہ خدائی نگاہ میں بلند ہوا اور تعلیمات کی بلندی اور دین کے پھیلنے کے لحاظ سے آپ سورج کی شعاؤں کے مانند ہو گئے۔

اس بشارت میں وارد لفظ "احمد" چونکہ سنسکرت کا لفظ نہیں ہے اس لئے ہندو علماء انکے صحیح معنی کو نہ جان سکے اور الٹی سیدھی تاویلات میں الجھ گئے حتیٰ کہ ویدوں کی ڈکشنری جسے گیت اور مارکونل نے تیار کیا ہے انہوں نے اس لغت میں اس لفظ کا تذکرہ نہیں کیا۔

دسویں بشارت: عنقریب روحانی معلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا اور وہ لوگوں کے درمیان "محامد" کے نام سے مشہور ہو گا اور لوگ یہ کہتے ہوئے اس کا استقبال کریں گے کہ "اے محمد، شیطان کی طاقت کو توڑنے والے، صاحب کمالات ہر برائی سے پاک، اے تمام بنی نوع انسان کی فلاح چاہنے والے، اللہ کی معرفت و محبت میں مستغرق تجھ پر سلام ہو میں تمہارا بندہ ہوں تیرے قدموں میں زندگی گزاردوں گا۔ (بھوشیہ پران ۳/۳/۵۔۸)

لفظ "محامد" سنسکرت زبان کا لفظ نہیں ہے یہ لفظ محمد کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اور محامد کی مذکورہ بالا تمام صفات کسی ہندو رہنما میں نہیں پائی جاتیں البتہ نبی اکرم ﷺ کی سیرت میں یہ صفات بدرجہ اتم موجود ہیں۔

گیارھویں بشارت: اس دور میں جب انسانوں کے لئے اجتماعی طور پر بھلائی کا دور آئے گا تو دو قرن پہچانے جائیں گے اور محمد ﷺ کے ظہور سے تاریکیوں کا خاتمہ اور علم و حکمت کا نور طلوع ہو گا۔ (بھوشیہ پران ۲/۰۲)

آپ ﷺ کی آمد سے قبل کا دور جاہلیت کے نام سے موسوم ہے اور آپکی آمد کے بعد کا دور علم اور اجتماعی بھلائیوں کے ظہور کا دور مانا جاتا ہے آپکی بعثت سے ظلمتیں کسطرح چھٹ گئیں یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں۔

بارھویں بشارت: ممتاز شریعت والی آگنی دیوی ہم نے تجھے پورے عالم کے مرکز اور وسط میں رکھا تاکہ تو بارگاہ ایزدی میں قربانیاں پیش کر سکے۔ (رگ وید ۳/۲۹/۴)

پورے عالم کا مرکز کیا ہے اسکی تاویل ہندو محققین نہ کر سکے چنانچہ رگ وید کے شارح پنڈت شری شرما آچاریہ نے اس فقرہ کی کوئی تفسیر بیان نہیں کی ہے۔

علماء جغرافیہ کا بیان ہے کہ مکہ المکرمہ زمین کے وسط میں واقع ہے گویا مذکورہ بالا بشارت میں اس امر کی جانب اشارہ ہے کہ نبی منتظر مکہ میں پیدا ہوں گے۔

تیرھویں بشارت: خوفناک اندر پہلی بار "آشو" نام کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور آسمان پر گئے اور تین منزلیں طے کیں۔ (رگ وید ۱/۱۶۳/۳)

اس بشارت میں واقعہ معراج کی جانب اشارہ ہے جسمیں آپ پہلی بار براق پر سوار ہوئے اور آسمان کی سیر کی۔ اور تین منزلوں کو طے کرنے سے مراد مکہ سے مسجد اقصیٰ تک جانا اور مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمان تک اور پھر آسمانوں کی سیر کے بعد عرش الٰہی کے قریب جو "سدرۃ المنتھیٰ" کے پاس ہے۔ سورۃ النجم میں ہے: "پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بھی نزدیک پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو دیکھا، اب کیا تم اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا اور اسکو دیکھا اسنے اترتے ہوئے ایکبار اور بھی سدرۃ المنتھیٰ کے پاس۔ اسکے پاس ہے بہشت آرام سے رہنے کی۔ (۹۔۱۴)

مذکورہ بالا بشارت میں گھوڑے سے مراد براق ہے صحیح بخاری میں ہے "پھر میں ایک ایسے چوپائے پر سوار ہوا جو گدھے سے بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا۔ جارود نے انس بن مالک سے پوچھا کہ اے ابا حمزہ کیا وہی براق تھا آپ نے جواب دیا ہاں پھر آپؐ نے فرمایا اس نے اپنا ایک قدم بالکل آخری کنارے رکھا۔

ابن اسحاق میں ہے: جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بیدار کیا پھر مسجد حرام کے دروازے کے پاس لائے اور پھر براق پر سوار کرایا۔

براق سفید رنگ کا ایک چوپایہ تھا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ اسکی دونوں رانوں میں دو بازو تھے جنکے ذریعے وہ اپنے پاؤں کو دھکا دے رہا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو بالکل آخری کنارے رکھ رہا تھا پھر براق مجھے لے کر چلا۔ (ابن ہشام ۲/۳۹۷)

بحث و نظر

حکومت الٰہیہ کی فضیلت

مفتی کلیم رحمانی
پوسد، مہاراشٹر

دین اسلام کی کسی بھی چیز کی اہمیت و فضیلت میں بہت گہرا تعلق ہے، جس چیز کی اہمیت زیادہ ہے اسکی فضیلت بھی زیادہ ہے اور جس چیز کی اہمیت کم ہے اسکی فضیلت بھی کم ہے، چونکہ اسلام میں حکومت الٰہیہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اس لئے اسکی فضیلت بھی بہت زیادہ ہے اور اسلئے بھی کہ حکومت الٰہیہ کا کام بہت زیادہ مشقت طلب ہے اور دین کے جس کام میں جتنی زیادہ مشقت رکھی گئی ہے اسمیں اتنی ہی زیادہ فضیلت بھی رکھی گئی ہے۔

ایک عنوان میں وہ تمام آیات و احادیث پیش نہیں کی جا سکتیں جن سے حکومت الٰہیہ کی فضیلت واضح ہوتی ہے بطور نمونہ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ ان احب الناس الی الله یوم القیامة و اقربهم منه مجلسا امام عادل و ان ابغض الناس الی الله یوم القیامة و اشدهم عذابا امام جائر. (ترمذی و مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سے محبوب ترین اور مجلس کے لحاظ سے قریب ترین انصاف پسند حکمراں ہوگا اور بیشک اللہ کے نزدیک قیامت کے دن لوگوں میں سے مبغوض ترین اور لوگوں میں سے سخت ترین عذاب میں ظالم حکمراں ہوگا۔

عن ابن عمرؓ ان النبی ﷺ قال ان السلطان ظل الله فی الارض یاوی الیه کل مظلوم من عباده فاذا عدل کان له الاجر و علی الرعیة الشکر و اذا جار کان علیه الاصر (بیهقی، مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہے اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم اسکی طرف ٹھکانہ پکڑتا ہے، پس جب وہ انصاف کرے تو اسکے لئے اجر ہے اور رعایا پر شکر اور جب وہ ظلم کرے تو اس پر بوجھ ہے۔

عن عمر ابن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ ان افضل عباد الله عند الله منزلة یوم القیامة امام عادل رفیق و ان شر الناس عند الله منزلة یوم القیامة امام جائر خرق (بیهقی، مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ کے بندوں میں درجے کے لحاظ سے افضل اللہ کے نزدیک قیامت کے دن نرمی کرنے والا انصاف پسند حکمراں ہوگا، اور بیشک لوگوں میں درجے کے لحاظ سے بد اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سختی کرنے والا ظالم حکمراں ہوگا۔

عن ابی هریرة قال النبی ﷺ سبعة یظلهم الله یوم القیامة فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام عادل (بخاری، مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات قسم کے افراد کو اللہ قیامت کے دن اپنے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (ان سات میں سے پہلا) انصاف پسند حکمراں ہوگا۔

عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله ﷺ ان المقسطین عند الله علی منابر من نور عن یمین الرحمٰن (مسلم، مشکوٰة)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک انصاف پسند حکمراں اللہ کے نزدیک نور کے منبروں پر ہوں گے رحمٰن کے دائیں جانب۔

مذکورہ پانچوں ہی احادیث میں حکومت الٰہیہ کے سربراہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے، اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جو افراد حکومت الٰہیہ کے کام سے منسلک ہوں گے وہ بھی فضیلت و اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے، لیکن حکومت الٰہیہ کے کام سے پہلے حکومت الٰہیہ کے قیام کے کام سے منسلک ہونا ضروری ہے اسلئے کہ جب تک حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوتی تب تک اس کے کام انجام نہیں دیئے جا سکتے، اس لحاظ سے دیکھا جائے تو حکومت الٰہیہ کے قیام کا عمل بہت زیادہ اہمیت و اجر کا حامل ہے، لیکن یہ المیہ ہی ہے کہ آج بہت سے مسلمان حکومت الٰہیہ کے قیام کے عمل کو غیر اہم اور اجر سے خالی سمجھتے ہیں اور بعض تو اس کو دنیوی فعل قرار دیکر اس سے دور بھاگتے ہیں، جبکہ اس زمین پر اللہ کے دین کو نافذ کرنے کا واحد ذریعہ حکومت الٰہیہ ہی ہے۔

بحث و نظر

ظلم و ناانصافی کے خاتمہ میں
دلت اور مسلم
اتحاد کی ضرورت و اہمیت

ادارہ

ہندوستان میں طبقاتی اور تہذیبی کشاکش عروج پر ہے، غریب طبقات کا استحصال اور ان پر ظلم و ناانصافی کے واقعات کا احصاء ممکن نہیں، اقلیتوں کے ساتھ ساتھ دلتوں پر بھی مظالم کا سلسلہ جاری ہے بلکہ دلتوں پر مظالم کا سلسلہ پانچ ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ سے جاری ہے۔

شریعت اسلامیہ کا سب سے اہم مقصد عدل و انصاف کا قیام، ظلم و ناانصافی کا خاتمہ ہے امت مسلمہ کی اہم ترین ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری غریب، کمزور، نادار اور بے سہارا لوگوں کی اعانت اور انہیں ظلم سے نجات دلانا ہے ارشاد باری ہے

و مالکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ و المستضعفین من الرجال و النساء والولدان الذین یقولون ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا (سورۃ نساء: ۷۵)

آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبا دیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں۔

مذکورہ بالا آیت کی رو سے ہندوستان میں ہونے والے مظالم کو روکنا امت مسلمہ پر فرض ہے۔ کسی بھی جمہوری ملک میں افرادی قوت کی بڑی اہمیت ہوتی ہے کیونکہ حکومت کو بنانا اور بگاڑنا ان ملکوں میں عوام کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ہندوستان میں دلت اور مسلم اکثریت میں ہیں لیکن ان کے انتشار اور باہمی تال میل نہ ہونے کی وجہ سے نہ ہی صحیح حکومتوں کا قیام ممکن

ہو جاتا ہے جو ان کے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور انکی جان و مال، عزت و ناموس کی حفاظت کر سکیں ایسی صورت میں دلت اور مسلم اتحاد کے لئے کوشش کرنا شریعت کے مقتضیٰ کی تکمیل ہوگی۔ ظلم کے خاتمے کے لئے کسی بھی ایسی جماعت سے، جو خود اس ظلم کے خاتمے کی متمنی ہو، ہاتھ ملانا (خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو) جائز ہے اسکی سب سے واضح مثال حلف الفضول ہے جسکی تفصیل یہ ہے کہ قبیلہ بنو زبید کا ایک تاجر مکہ آیا، عاص ابن وائل السہمی نے اس سے سامان خرید اور اسکی قیمت ادا کرنے سے ٹال مٹول کرنے لگا، چنانچہ اس نے جبل ابی قبیس پر چڑھ کر قریش کو مدد کے لئے پکارا۔ اس واقعہ کے بعد قبیلہ بنو ہاشم، بنو مطلب، اسد بن عبد العزی، زہرہ بن کلاب و بنو تیم ابن مرہ جمع ہوئے اور یہ طے کیا کہ مکہ میں کسی بھی شخص پر ظلم کیا گیا تو یہ تمام لوگ باہم ملکر اس ظلم کو مٹائیں گے۔ مظلوموں کی دادرسی کریں گے صاحب حق کو اس کا حق دلائیں گے۔ اس معاہدے میں آپ ﷺ بھی شریک تھے نبوت ملنے کے بعد بھی آپ ﷺ نے ایک بار فرمایا تھا عبد اللہ ابن جدعان کے گھر میں مکہ سے ظلم کو مٹانے کے ایک معاہدہ میں، میں بھی شریک تھا اس میں میری شرکت میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ افضل تھی اور اگر اس قسم کے معاہدات میں شرکت کے لئے اسلام کی آمد کے بعد بھی مجھے بلایا گیا تو میں اس دعوت پر ضرور لبیک کہوں گا۔ (دیکھئے سیرۃ ابن ہشام ج۱، ص ۱۳۳-۱۳۵)

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ظلم کا خاتمہ، مظلوموں کی دادرسی اور عدل و انصاف کا قیام جس طرح بھی ممکن ہو شریعت کو مطلوب ہے ہندوستان کے پس منظر میں غریب و نادار طبقات اور اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ دلت اور مسلم اتحاد کے بغیر ممکن نہیں۔ لہٰذا اس سمت میں کوشش کرنا مستحسن اور مندوب ہوگا۔

بحث و نظر

مدارسِ اسلامیہ دہشت گردی کے اڈے نہیں

تحریر: شیخ خالد

ترجمانی: ابو اکرم عرفان

(یہ تحریر صدر بش کے اس خط کا دوٹوک جواب ہے جو انہوں نے سعودی وزیر امور اسلامی شیخ صالح کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے اور جو نیویارک ٹائمس میں شائع ہوا ہے)

ڈیر مسٹر فرائیڈمین: میں آپ کا میمو (نیویارک ٹائمس، دسمبر ۱۲) صدر بش کی جانب سے جو شیخ صالح وزیر امور اسلامی سعودی عربیہ کو لکھا گیا ہے پڑھ چکا ہوں۔ مجھے یہ مسرت ہوئی کہ آپ نے اپنے اس اندرونی جذبہ کا اظہار کیا کہ متحدہ امریکہ کے لئے سعودی عربیہ ایک بڑا پٹرول پمپ ہے جس سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہئے اور اس کی حفاظت ہونی چاہئے مگر تہذیب کی تے انکے سماج سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ میں جناب کے اس بیان سے معافی چاہتے ہوئے اختلاف کرتا ہوں کہ سعودی عرب کے مدارس اور دو ہزاروں اسلامی مدارس اور رفاہ عام کے ادارے جنگی بم نے مالی امداد کی ہے وہ کئی ہزار امریکی بچوں کو انکے والدین سے محروم کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ اس طرح کا بیان درپردہ ممکن ہے کہ سعودی عربیہ کو بالکل اسی طرح سمجھا جائے گا جیسا کہ سوویت یونین کو سرد جنگ کے زمانے میں سمجھا گیا۔ میں نہیں جانتا کہ کیا چیز جناب کو یہ یادداشت لکھنے کا محرک بنی۔ آپ کے محرکات کسی طرح بھی میرے لئے اہمیت نہیں رکھتے۔ بہر حال میں ریکارڈ صحیح رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر اسکول کا نصاب جن کو طلباء پڑھتے ہیں انکے راست تشدد کا سبب ہے تو پھر امریکہ کو بھی اولین ترجیح کے طور پر یکسر اپنا نصاب تبدیل کرنا چاہئے۔ کیا خود امریکہ میں مختلف تشدد کے واقعات بہت سے اسکولوں میں نہیں ہوئے؟

چارلس وہٹ مین، یونیورسٹی کا طالب علم جس نے اپنے ہم جماعتیوں اور اساتذہ کو قتل کیا اور بہت سوں کو زخمی کیا وہ سعودی اسکول کی پیداوار نہیں تھا۔ وہ اسکولی بچے جنہوں نے ولیمیائی اسکول میں قتل عام کے جرم کا ارتکاب کیا ریاض میں ابتدائی تعلیم نہیں پائی تھی۔ چارلس مینسن کی پیروی کرنے والے جنہوں نے اسکو خدا تسلیم کیا اور اسکے قتل کی سمت کے احکامات کی آنکھ بند کرکے تعمیل کی وہ وہابیت میں نہیں پڑھتے تھے۔ ٹموتھی میک وینجھ کسی مدرسے میں داخل نہیں ہوا تھا۔ اونا بمبر بم ڈالنے والا کسی سعودی یونیورسٹی کا طالب علم تھا نہ پروفیسر تھا۔ ہزاروں لوگ جنہوں نے سوال کئے بغیر ریورینڈ جونس کے احکامات جونس ٹاؤن میں نومبر ۱۸، ۱۹۷۸ء کو خودکشی کے لئے تسلیم کرلئے تھے وہ بخوف کے پڑھے ہوئے نہیں تھے۔

کیا آپ کا نصاب تعلیم جس نے ایسے ذلیل افراد پیدا کئے جنہوں نے خودساختہ خداؤں اور اپنے گروؤں کے سامنے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح پیش کیا اور ان کے احکامات کی بلاچون وچرا تعمیل کی۔

مدارس اسلامیہ کو مشورہ دینے سے پہلے آپ کو چاہئے کہ اپنی توجہ اس طرف مرکوز کریں کہ خود آپ کے گھر کے پچھلے صحن میں کیا ہو رہا ہے۔ ورنہ آپ منافقت کے الزام سے نہیں بچ سکتے۔ تعلیم کی زبان میں متحدہ امریکہ ترقی یافتہ دنیا میں بالغوں کی ناخواندگی کی شرح میں جو سب سے زیادہ ہیں ان میں سے ایک ہے۔ وہ کانگریس ہے جس نے تعلیمی اصلاحات صحت عامہ کی اصلاحات اور رفاہ عام کی اصلاحات کے نام پر اس مدد پر روک لگائی ہے جس سے آپ کے لاکھوں شہریوں کو، جو غربت کی سطح سے نیچے زندگی گذارتے ہیں، مدد ملتی۔ اسکے برعکس وہ اسرائیل کو ہتھیار فراہم کرتی ہے تاکہ وہ فلسطین کے خلاف وسیع قتل کا ارتکاب کرے۔ اربوں ڈالر کی اس ملک کو امداد دی جاتی ہے تاکہ چوری کی ہوئی زمین پر اپنا قبضہ جمائے رکھے۔ جبکہ بہت معمولی رقم متحدہ امریکہ کے اجڑے ہوئے اندرونی شہروں کی بازآبادکاری

کے لئے وہ محنت کرتی ہے۔

یہ اہم ہے کہ آپ نہایت صفائی کے ساتھ حقائق کے سلسلہ میں اس ملک سے متعلق جس پر تنقید کر رہے ہیں اپنے خیالات میں توازن پیدا کریں۔ جہاں تک ان ۱۵ سعودیوں کا معاملہ ہے جن کے متعلق آپ کا دعویٰ ہے کہ ستمبر ۱۱ کے حادثہ کے ذمہ دار ہیں، انکی تنظیم اور رہنما بہت پہلے شہریت سے محروم کر دئے گئے تھے۔ مملکت پر تنقید چند افراد کی پاگل حرکات کی وجہ سے ایک بھیانک غلطی ہے۔

وہ اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہیں جس طرح امریکی فوجی دستے کے جوان جنھوں نے مائی لائی کے قتل عام کے جرم کا ارتکاب کیا تھا یا وہ ہوا باز جنھوں نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرایا تھا۔

سعودی عرب جو اس وقت آپ کے میڈیا کا شر ہے اپنے قیام کے وقت سے بین الاقوامی سیاسی مفاہمت کا علمبردار رہا ہے۔ عرب لیگ کے بانی رکن کی حیثیت سے اقوام متحدہ اور مختلف بین الاقوامی تنظیموں کے رکن کی حیثیت سے اور تنظیم اسلامی کانفرنس، اسلامک ڈیولپمنٹ بینک اور تنظیم بین الاقوامی اسلامک ریلیف کے بنیادی رکن کی حیثیت سے اس ملک نے ان تمام لوگوں کی تکالیف میں مدد کی اس کے بغیر کہ ان کا کس مذہب سے تعلق ہے مدد کی ہے۔ اور تیل کی قیمتوں کے استحکام کے لئے اہم رول ادا کیا تاکہ ترقی پذیر ممالک کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ یہ تمام انکے اسلام پر اعتقاد ہی کا نتیجہ ہے۔

ہم شخصی طور پر ستمبر ۱۱ کے متاثرین کے لئے رنجیدہ ہیں۔ ہم ان سینکڑوں بے گناہ فسطینیوں کے لئے بھی رنجیدہ ہیں جو انتفاضہ میں مارے گئے اور ہزارہا مستقل طور پر معذور ہو گئے۔ یہ ہمارے مدرسے اور اسکول نہیں ہیں جو متحدہ امریکہ کے خلاف شدید نفرت پیدا کرتے ہیں بلکہ وہ غیر مشروط اور غیر معقول تائید ہے جو آپ کا ملک اسرائیل کی کرتا ہے۔ جب تک اس حقیقت کو غیر جانبدارانہ طور پر نہیں دیکھیں گے اسوقت تک آپ اس بات کو نہ سمجھ سکیں گے۔

مذاہب عالم

ھندومت

(آخری قسط)

انیس احمد فلاحی

ہندو دھرم کے فرقے:

ہندو دھرم کے مشہور فرقے دو ہیں۔ (۱) وشنومت (۲) شیومت۔

وشنومت کا تعارف:

وشنو ہندوؤں کے معبودوں میں سے ایک اہم معبود ہے جس کا تذکرہ ویدک ادب میں موجود ہے۔ ابتدائی ویدک ادب میں وشنو ایک کم اہم دیوتا کی حیثیت سے مذکور ہے البتہ ویدک دور کے وسطی اور آخری دور میں بتدریج وشنو کی اہمیت بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے اور بہت جلد ویدک دور میں وشنو کو خدائے مطلق کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ فرقہ وشنو کو عالم مطلق اور قادر مطلق مانتا ہے اور خدا کی جملہ صفات سے اسے متصف قرار دیتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وشنو مصائب اور مشکلات میں انکی حفاظت کرتا ہے۔ لہذا انکے نزدیک وشنو کی عبادت سب سے افضل عمل ہے۔ ان کا اس امر پر بھی یقین ہے کہ جب دنیا میں ظلم اور ناانصافی عام ہو جاتی ہے، جہالت و گمراہی ہر سمت چھا جاتی ہے تو وشنو کسی نہ کسی روپ میں اپنے بندوں کی مدد اور ہدایت کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ اب تک وہ گیارہ روپوں میں آچکے ہیں۔ جن میں سب سے اہم روپ رام اور کرشن کا ہے۔ ان دونوں عظیم شخصیتوں کی تاریخ پیدائش کے دن یہ فرقہ دشہرا اور جنم اشٹمی کا تہوار مناتا ہے۔ ہندوستان کے طول و عرض میں جگہ جگہ اس فرقے کی عبادتگاہیں موجود ہیں جن میں وشنو کے مجسمے نصب ہیں۔

اس فرقے کی اہم تعلیمات:

۱۔ اللہ کی مشیت ہر چیز پر غالب ہے

۲۔ دوسرے دور یعنی گرہست آشرم میں بھی نجات حاصل ہو سکتی ہے۔

۳: جس نے اپنے نفس پر کنٹرول کر لیا وہ دوسروں پر بھی کنٹرول حاصل کر سکتا ہے۔

۴: دنیا میں ایک ہی روح ہے جو جملہ حیوانات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

شیومت:

شیو ہندوستان کے قدیم ترین دیوتاؤں میں سے ہے۔ ہڑپا اور موہن جداڑو کی کھدائی کے دوران ایسی مہریں ملی ہیں جس پر شیو کی خصوصیات رکھنے والے ایک دیوتا کی شبیہ نقش ہے اور انہیں خصوصیات کے حامل ایک دیوتا کا تصور ابتدائی ویدک ادب میں "رودر" کے نام سے بھی موجود ہے۔ آرین اور قدیم ہندوستانی تہذیب کے اختلاط کے نتیجے میں جو ہندومت وجود میں آیا اس میں قدیم شیو کو بھی مہر استناد مل گئی۔ اس دیوتا کی سب سے عظیم ذمہ داری اشیاء کو ہلاک وبرباد کرنا ہے۔ یہ بے پناہ قوتوں کا مالک ہے جس کی وجہ سے اسے "مہادیو" یعنی "الٰہ عظیم" کا لقب دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنی قوت وطاقت کے ذریعہ الٰہی تمام دیگر معبودوں پر اور اپنے علم کے ذریعہ زاہدوں اور سادھوؤں پر غالب آگیا ہے۔ اس فرقے کا سب سے اہم عقیدہ یہ ہے کہ شیو کا نہ تو وجود ہے اور نہ ہی عدم اور وہ ہر چیز پر محیط ہے۔

یہ لوگ آسودگی کے بجائے بھوک کو ترجیح دیتے ہیں اور کھوپڑیوں میں کھاتے ہیں اور انتہائی ویران اور وحشتناک جنگلوں پر رہنا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ شمشان گھاٹوں پر جنگلوں رہنا بھی ان کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ہندوستان کے طول وعرض میں یہ فرقہ پھیلا ہوا ہے، انکی بعض عبادتگاہیں قبل مسیح کی بھی موجود ہیں۔

چھٹی صدی مسیح میں جب مشہور چینی سیاح ہندوستان آئے تو اسوقت دوسرے معبودوں کے مقابلے میں شیو کی عبادت عام تھی۔ نیز اس عہد کی تاریخی کتابوں میں بھی اس معبود کی عبادت کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ البتہ البیرونی کے عہد میں شیو کے بجائے شکتی، سوریہ، برہما، اندر، اگنی، اور کوبیرا کی عبادت کا رواج زیادہ تھا۔

ہندو دھرم اور اسلام میں وجوہِ اتفاق واختلاف

قرآن کریم کی روشنی میں ہندو دھرم کی مقدس کتابوں کا جائزہ لیا جائے تو ان میں ایسے جواہر پارے ملیں گے جو کلمۂ سواء بن سکتے ہیں۔ ذیل میں عقائد، عبادات اور اخلاقی تعلیمات سے متعلق یکسانیت ومماثلت کے امور پیش کئے جاتے ہیں۔

عقائد:

۱: عقیدۂ رسالت:

اسلام کی طرح ہندو دھرم بھی رسالت کا قائل رہا ہے۔ البتہ مرور ایام کی وجہ سے یہ عقیدہ منظر عام سے غائب ہو گیا۔ رگ وید میں ہے:

"اگنی دوتن وری ماھی" ہم اگنی کو رسول منتخب کرتے ہیں البتہ قدیم شارحین وید "دوتن" کا ترجمہ رسول سے نہ کرکے معبود سے کرتے ہیں۔ جبکہ "دوتن" کے معنی معبود لینے میں خود وید کی عبارت مانع ہے، جو درج ذیل ہے۔

"منوشیا سو اگنی" یقیناً اگنی ایک انسان ہے۔

۲: عقیدۂ آخرت:

ہندو دھرم کا مشہور عقیدہ، "عقیدۂ تناسخ" اور پنر جنم ہے جو عقیدۂ آخرت کے بالکل خلاف ہے۔ لیکن رگ وید میں بعض نصوص ایسے موجود ہیں جو قدیم ویدک ادب میں عقیدۂ آخرت پر قدیم ہندوؤں کے اعتقاد پر دلالت کرتے ہیں۔ رگ وید میں ہے:

"سورج کے حصول کی سعی کرو تاکہ آگ کی قدر ومنزلت پہچان سکو یقیناً ہمارے رسول، ہجرت، ہندو، رشو، دونوں زندگی پر یقین رکھتے تھے۔"

عبادات:

قربانی: دونوں مذاہب میں قربانی کی بڑی فضیلت واہمیت بیان کی گئی ہے، ہندو دھرم میں قربانیوں کی اہمیت کا اندازہ آپ اس سے لگائیں کہ "سام وید" جو رگ وید ہی سے ماخوذ ہے اسے مخصوص قربانیوں کے موقعوں پر پڑھنے کے لئے الگ کرلیا گیا تھا۔

روزہ: دونوں مذاہب میں تزکیہ نفس کے لئے روزہ مشروع قرار دیا گیا ہے البتہ اسکی تعداد اور طریقہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مقدس مقامات:

دونوں مذاہب میں بعض مخصوص مقامات کو تقدس کا درجہ حاصل ہے اور انکی زیارت باعث اجر وثواب ہے۔ اسلام میں وہ مقدس مقامات جنکی زیارت مشروع ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱: مسجد حرام ۲: مسجد نبوی ۳: مسجد اقصیٰ

ہندو دھرم میں مقدس مقامات چار ہیں۔

Rameshwar :۴ Baderkasrm :۳ Jagnathpuri :۲ Dwarka :۱

سماجی وعائلی قوانین:

۱: دونوں مذاہب میں عقد "نکاح" مشروع ہے۔

۲: دونوں مذاہب میں تعدد ازدواج جائز ہے، البتہ ہندو دھرم میں ایک بیوی پر اکتفاء کرنا افضل ہے۔

۳: دونوں مذاہب میں محرمات ابدیہ سے نکاح حرام ہے۔ البتہ ہندو دھرم میں ماں یا باپ کی جانب سے سات پشتوں تک شادی حرام ہے جبکہ اسلام میں جائز ہے۔

۴: دونوں مذاہب میں بالغ کی شادی جائز و درست ہے۔

۵: دونوں مذاہب میں حالت حیض میں عورت سے اجتناب واجب ہے۔

۶: دونوں مذاہب میں پردہ مشروع ہے۔ البتہ ہندو دھرم میں شادی بیاہ، اور پوجا کی رسموں کے موقعوں پر مردوں سے اختلاط جائز ہے۔

اخلاقی تعلیمات:

دونوں مذاہب میں اخلاق حسنہ سے آراستہ ہونے، جھوٹ، حسد، نفرت، بغض و عناد سے اجتناب کی تلقین کی گئی ہے۔ نیز دونوں مذاہب میں زنا، سود، ظلم و ناانصافی، چوری، ڈاکہ، قتل اور رہزنی حرام ہے۔

متفرق امور:

دونوں مذاہب وحی والہام کے قائل ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک ویدوں کا پورا متن الہامی ہے، اسی لئے وہ اسے شرتی (سنا ہوا) سے تعبیر کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا وحی اور کلام الٰہی ہونا بیان اراچیاں کے مصداق ہے۔

۲: دونوں مذاہب میں مذہبی کتب کے احترام اور تقدس کا جذبہ پایا جاتا ہے۔

۳: دونوں مذاہب میں شریعت کی تنفیذ اور عدل وانصاف کے قیام کے لئے مذہبی حکومت کا قیام ضروری ہے۔

۴: دونوں مذاہب میں عدل وانصاف کا قیام ہی شریعت کا مقصود ہے۔ ایک اشلوک ملاحظہ ہو:

"عدل... عدل ہی راجا ہے یہی دھرم قانون مجسم ہے، جو سے مٹاتا ہے اس سے زیادہ ...یس آدمی اور کون ہوگا" (ستیارتھ پرکاش باب ...م/۱۷۲)

دونوں مذاہب میں خدا کو کائنات کے نور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور اسے ازلی اور محیط مانا جاتا ہے اور اسکی قدرت وطاقت کو لامحدود سمجھا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

"اللہ نور السموات والارض"

یجروید میں ہے: "آپ نور علی نور ہیں مجھ میں اپنے نور کی تجلی کیجئے"۔ (۱۹/۹)

"اے روشن بالذات نور علی نور پر میشور اپنے فضل سے ہمیں آج وہ ذہن رسا عطا کیجئے جس کا سارا آپ کے عالم اور عارف بندے لئے ہوئے ہیں"۔ (یجروید ۳۲/۱۴)

ہندو دھرم اور اسلام میں وجوہ اختلاف

۱: ہندو دھرم عقیدہ تثلیث کا قائل ہے انکے نزدیک تخلیق کا ذمہ دار برہما ہے، مخلوقات کی حفاظت کا ذمہ دار وشنو اور اشیا کو ہلاک اور فنا کرنے کا ذمہ دار شیو ہے۔ جبکہ اسلام عقیدہ توحید کا قائل ہے انکے نزدیک تخلیق، موت وحیات اور کائنات کی تدبیر کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

۲: ہندو دھرم عقیدہ آواگون اور اسلام عقیدہ آخرت کا قائل ہے۔

۳: ہندو دھرم عقیدۂ اوتار اور اسلام عقیدۂ رسالت کا قائل ہے۔

۴: ہندو دھرم بت پرستی اور مورتی پوجا کا قائل ہے جبکہ اسلام مورتی پوجا کا شدید مخالف ہے۔

۵: اسلام کے نزدیک تمام نوعِ انسان برابر ہیں۔ کسی کو کسی پر نسلی اور پیدائشی لحاظ سے فوقیت حاصل نہیں ہے۔ جبکہ ہندو دھرم نسلی اور پیدائشی لحاظ سے انسانوں کو چار ورنوں اور ذاتوں میں تقسیم کرتا ہے۔ اور پیدائشی لحاظ ہی سے برہمن کو افضل اور شودر کو ذلیل و خسیس مانتا ہے۔

۶: ہندو دھرم میں ویدوں سے شودروں اور عورتوں کے لئے استفادہ جائز نہیں ہے، جبکہ قرآن کریم کی تعلیمات سے استفادہ پوری نوعِ انسان کے لئے عام ہے۔

۷: اسلام میں ختنہ مشروع و مسنون ہے، جبکہ ہندو دھرم میں غیر مشروع ہے۔

۸: اسلام کے نزدیک مقصدِ حیات بندگیِ رب کے ذریعہ اس کی رضا و خوشنودی کا حصول ہے جبکہ ہندو دھرم میں نروان کا حصول (یعنی روح کا پرماتما کی ذات میں جاملنا اور آواگون کے چکر سے نجات پاجانا)۔

۹: اسلام عقیدۂ حلول و اتحاد کا مخالف اور ہندو دھرم اس کا قائل ہے۔

۱۰: اسلام کے نزدیک نجات کا دارومدار بندگیِ رب پر ہے جبکہ ہندو دھرم میں نجات کا حصول کرم مارگ اور گیان مارگ کے ذریعہ ہوتا ہے۔

۱۱: اسلام میں رہبانیت حرام اور ہندو دھرم میں مسنون و مستحب ہے۔

۱۲: اسلام کے نزدیک ذاتِ باری تخلیقِ کائنات کے لئے کسی شی کا محتاج نہیں۔ جبکہ برہما تخلیق کے وقت مادہ تکوین و تخلیق اور ارواح کا محتاج تھا۔

ثمرات سانحہ

ہرش مندر

ترجمہ: وارث مظہری

سارے جہاں سے اچھا......

اب ہم اس ترانے کو گانے کے قابل نہیں رہے

> مضمون انگلش روزنامے ٹائمس آف انڈیا (۲۰/مارچ ۲۰۰۲ء) کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ مضمون نگار آئی اے ایس آفیسر ہیں اور Action Aid India کے ڈیپوٹیشن پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (مدیر)

اگر احمد آباد میں فساد زدگان کے ان کیمپوں سے آپ کا گزر ہو جہاں تقریباً ۵۳۰۰۰ عورتیں، مرد اپنے عارضی ٹھکانوں میں انتہائی مصیبت کے عالم میں اپنے شب و روز گزار رہے ہیں، تو بے بسی و بے چارگی کے بڑے عجیب مناظر وہاں آپ کو نظر آئیں گے۔ کچھ لوگ ریلیف کے تحت ملنے والا سامان ہاتھوں میں پکڑے ہوئے ہیں کہ اب اُن کی کل متاعِ حیات ہے، جس کے وہ مالک ہیں۔ کچھ لوگ روزمرہ کی زندگی کے تلخ اور مشکل مسائل کو سلجھانے میں مصروف ہیں۔ لیکن ان کیمپوں کے درمیان اگر کہیں آپ رک جائیں تو لوگ اپنی مظلومیت کی دکھ بھری کہانیاں آپ کو سنانے لگیں گے۔ واقعے کی تفصیلات انتہائی دردناک اور خوفناک ہیں جن کو رقم کرتے ہوئے میرا قلم لرز رہا ہے۔ اسلحوں سے لیس نوجوانوں کے منظم جتھوں کے ذریعہ عورتوں اور معصوم بچوں کو جس قیامت خیز ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا وہ اس قدر وحشتناک ہے جس کی مثال اس سے قبل ہونے والے فسادات میں نہیں ملتی۔

انیس افراد پر مشتمل اس فیملی کا تصور کیجئے جس کے گھر کو پہلے موسلادھار پانی سے بھر دیا گیا پھر اس میں ہائی ٹینشن کا الیکٹرک وائر چھوڑ دیا گیا۔ "جوہاپورہ" کیمپ میں رو رہا ایک چھ سالہ بچہ بتاتا ہے کہ کس طرح اس کے ماں باپ اور چھ بھائی بہنوں کو اس کی آنکھوں کے سامنے فنا کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ یہ صرف اس لئے بچ گیا کہ وہ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا تھا اور اسے مردہ سمجھ لیا گیا۔ ایک خاندان جو "نرودا پاٹیا" سے جو اس فساد کے متاثرترین علاقوں میں سے ایک ہے، بتاتا ہے کہ کس طرح یہاں سے بھاگتے ہوئے ایک نوجوان عورت اور اس کے

تین ماہ کے بچے کو قتل کروادیا اس لیے کہ ایک پولیس کانسٹبل نے اس کو ایک محفوظ ٹھکانے کا اشارہ کیا لیکن جب وہ ادھر بڑھی تو اس کے بجائے جنونی بھیڑ نے اسے اچک لیا اور ماں اور اس کے شیر خوار بچے کو کیروسین چھڑک کر آگ لگادی۔

مجھے اس بربریت خیز فساد کے علاوہ کسی ایسے فساد کے بارے میں معلوم نہیں جس میں تشدد کے آلۂ کار کے طور پر اتنے بڑے پیمانے پر دوشیزاؤں کا جنسی استحصال کیا گیا ہو۔ یہاں خواتین اور نوجوان لڑکیوں کی اجتماعی عصمت دری کی خبریں عام ہیں جو زیادہ تر خود ان کے اہل خاندان کی نگاہوں کے سامنے کی گئی۔ پھر ان بدنصیب عورتوں، لڑکیوں کو یا زندہ جلادیا گیا یا ہتھوڑے اور ڈنڈے سے مار مار کر ہلاک کردیا گیا۔

احمد آباد میں جس سے بھی ہماری ملاقات ہوئی۔ سماجی کارکنان، صحافی، فساد میں بچ رہنے والے لوگ۔ وہ سب اس بات میں یک زبان نظر آئے کہ گجرات میں جو کچھ پیش آیا وہ فرقہ وارانہ فساد نہیں تھا بلکہ ایک منظم اور منصوبہ بند قتل عام تھا...... پہلے ایک ٹرک شعلہ انگیز نعرے لگاتا ہوا گزرتا ہے۔ اس کی پشت پر نوجوانوں سے کھچا کھچ بھرے متعدد ٹرک گزرتے ہیں جن کے پاس دھماکہ خیز مادے، مہلک اسلحے، خنجر اور ترشول ہیں۔ اس قتل عام کی قیادت کرنے والوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ موبائل ٹیلی فون کے ذریعہ موقعہ واردات سے ربط قائم کئے ہوئے ہیں۔ ایک کوآرڈینیٹنگ سینٹر سے انھیں ہدایات موصول ہوتی ہیں اور وہ ان ہدایات پر عمل کے بعد اس سینٹر کو اس کی خبر پہنچاتے ہیں۔ ان کے پاس مسلم گھروں، تجارتی مقامات اور دکانوں کی تفصیلی اور یقینی معلومات ہیں۔

ٹرکوں پر بڑی مقدار میں گیسوں سے بھرے ہوئے سلنڈر لدے تھے خوشحال مسلمانوں کے گھروں، کارخانوں اور دکانوں کو منظم طور پر پہلے لوٹا گیا۔ پھر ان میں گیس چھوڑ کر آگ لگادی گئی۔ اور منٹوں میں سب کچھ جل کر خاکستر ہوگیا۔ بہت سی مسجدیں اور مزار ڈھاکر ان کی جگہ ہنومان کی مورتیاں اور بھگوا جھنڈے نصب کردیئے گئے۔ ریاستی پولیس اور انتظامیہ کی سوچی سمجھی ناکامی اور "فعال" غفلت و لاپروائی کو اب وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے جو کم از کم دو دہائیوں تک ایڈمنسٹریٹو سروس میں اپنے فرائض انجام دے چکا ہو، میں سول اور پولیس انتظامیہ میں اپنے ہم منصبوں کی اپنے فرائض سے

مجرمانہ چشم پوشی پر نہایت شرمندگی محسوس کررہا ہوں۔ قانون ان سے یہ تقاضہ کرتا ہے کہ وہ پوری طرح اعتماد، بے خوفی جرأت و حوصلے اور غیر جانبداری کے ساتھ اپنا کام کریں۔ اگر ایک سرکاری افسر بھی احمد آباد میں پولیس، کمانڈو، پولیس فورسز کو بروقت تعینات کرنے پر آمادہ ہوتا اور تشدد کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے فوج کی مدد حاصل کرتا۔

کئی افسروں کو میں نے خود پولیس والوں پر یہ الزام دھرتے ہوئے سنا کہ فرقہ پسندی اور جانبداری کے تحت انھوں نے لاپرواہی کی۔ حالانکہ یہ بھی معقول مگر شرمناک عذر لنگ ہے۔ کیونکہ یہ وہ پولیس کے لوگ ہیں جن سے متعلق یہ جانا جاتا رہا ہے کہ وہ اپنے افسران کی ہدایات میں بے باکی اور بے تعصبی کے ساتھ اپنا کام انجام دیتے ہیں۔

آج چہار سو حیوانیت، ظلم و تشدد اور انسانیت سوزی کے مظاہر تو نظر آتے ہیں لیکن اگر کہیں نظر نہیں آتا ہے تو وہ مہذب معاشرہ، گاندھی وادی لوگ، سماجی کارکنان، این جی اوز اور گجرات کی وہ فلاحی اور خیراتی تنظیمیں ہیں جو گذشتہ سال "کچھ" اور احمد آباد میں زلزلے کے موقع پر بڑی تعداد میں نظر آئی تھیں۔ اطلاعات کے مطابق، جب قتل عام اپنے عروج پر تھا، سابرمتی آشرم کے دروازے اس خیال سے مقفل کردیئے گئے کہ مبادا اس کی جائدادوں کو اس سے کہیں کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ احمد آباد میں فساد سے متاثر مسلمانوں کے لئے امدادی و راحت کے نام پر جو کچھ بھی دیکھنے کو مل رہا ہے وہ خاص طور پر مسلم تنظیموں کی طرف سے ہی ہے۔ گویا یہ ناقابل فراموش آشوب، یہ درد و غم اور جان ومال کی تباہی، جو مسلم سماج کے حصے میں آئی ہے، اگر ان سے کسی کو غرض ہے تو وہ خود مسلمان ہی ہیں، کسی اور مذہب کے لوگوں کو اس سے کیا کام!

گجرات میں مجھے تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی امید اور خوشی کا تجربہ اس وقت ہوا جب میں نے کچھ لوگوں جیسے مجید احمد اور روشن بہن کو دیکھا کہ وہ تباہی و بربادی کے انتہائی المناک مناظر کے درمیان ان کیمپوں میں اپنی جان کھپا کر لوگوں کی خدمت کررہے ہیں۔ امن چوک کے کیمپ میں عورتیں ان نوجوان رضاکاروں کو دعائیں دیتی ہیں جو صبح تڑکے چار بجے سے آدھی رات تک ان مجبور و بے بس لوگوں کی زندگی کو سہارا دینے کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہے کہ یہ لوگ یا ان کے بچوں میں سے کوئی کھانے یا دودھ کے بغیر بھوکا نہ سوئے اور ان

کے زخم مرہم پٹی کے بغیر کھلے نہ رہ جائیں۔ ان نوجوان رضاکاروں کے رہنما مجید احمد ایک گریجویٹ شخص ہیں ان کی چھوٹی سی کیمیکل رنگوں کی فیکٹری جلا کر راکھ کر دی گئی لیکن انہیں اپنے نقصانات کی فکر نہیں ہے۔ روزانہ وہ سو سو کیلو گرام آٹا یا چاول پکواتے ہیں جن سے کیمپ میں پناہ گزین تقریباً پانچ ہزار لوگوں کے خورد و نوش کی ضرورت پوری ہوتی ہے۔ روشن بہن کو بھی غم و افسوس یا محض غصہ کی فرصت نہیں ہے وہ مشکل ہی سو پاتی ہیں کیونکہ وہ اپنے رضاکاروں کی نگرانی کرتی رہتی ہیں جو زیادہ تر جھگی جھونپڑیوں میں بسنے والے مزدور پیشہ مرد و عورت پر مشتمل ہیں جو ایک پرائمری اسکول میں پناہ لئے ہوئے سینکڑوں لوگوں کے کھانے پینے، علاج معالجے اور رفع حاجت کے انتظامات میں لگے ہوئے ہیں۔

ان مسلم پناہ گزینوں کے کیمپوں سے گزرتے ہوئے میں شدت کے ساتھ سوچ رہا تھا کہ ان تاریک گھڑیوں میں اگر گاندھی جی ہوتے تو کیا کرتے؟ مجھے گاندھی جی کے زمانے میں کلکتہ میں ہونے والے فسادات کا وہ واقعہ یاد آیا جبکہ گاندھی جی امن کے لئے برت رکھے ہوئے تھے۔ ایک ہندو گاندھی جی کے پاس آیا اور اس نے بتایا کہ کس طرح اس کے ایک نوجوان بیٹے کو مسلم دنگائیوں کی ایک بھیڑ نے قتل کر دیا۔ اس نے گاندھی جی سے اپنی بپتا سنائی اور اپنے اس ارادے کا اظہار کیا کہ وہ انتقام لینا چاہتا ہے۔ گاندھی جی نے یہ سن کر جواب دیا: اگر تم واقعی اپنے غموں پر قابو پانا چاہتے ہو تو تم اپنے مقتول بچے کی عمر کے کسی ایسے مسلم نوجوان کو گود لے لو جس کے والدین کو اسی طرح ہندو دنگائیوں کی بھیڑ نے قتل کر دیا ہو پھر اپنے اس فوت شدہ بچے کی طرح سے اس کی پرورش کرو لیکن اپنے (ہندو) مذہب کے مطابق نہیں بلکہ اس کے اپنے موروثی (اسلام) مذہب کے مطابق۔ اس صورت میں ہی تمہیں اپنے غموں کا مداوا مل سکتا ہے اور تمہارے انتقام کی آگ بجھ سکتی ہے۔

آج ہمیں گاندھی جی کے جیسی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہمیں ان آوازوں کو خود اپنے دلوں کے اندر تلاش کرنا چاہئے۔ ہمیں عدل و انصاف، شفقت و مروت اور برداشت میں یقین رکھنا چاہئے۔ گجرات کے انسان کش فسادیوں نے ہم سے بہت کچھ چھین لیا ہے۔ اس میں سے ایک وہ نغمہ وطن بھی ہے جسے ہم اکثر فخر و اعتماد سے گنگناتے ہیں یعنی "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" حقیقت میں ہم اب بھی اس نغمے کو گانے کے اہل نہیں ہو پائیں گے۔

شکریہ: ترجمان دار العلوم

فقہ و فتاویٰ

ابو ارقم فلاحی

سوال: شوہر کے نامرد ہونے کی صورت میں کیا عورت کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے؟

جواب: جمہور فقہاء کے نزدیک شوہر کے نامرد ہونے کی صورت میں عورت کو نکاح فسخ کرانے کا حق حاصل ہے البتہ شوہر کو ایک سال کی مہلت دی جائے گی۔ مستدرک الحاکم میں ہے کہ عمر فاروق اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس معاملے میں شوہر کو ایک سال کی مہلت دی تھی۔ البتہ ایک سال کی مہلت کے بعد نامردی ختم ہو گئی تو نکاح باقی رہے گا ورنہ قاضی نکاح فسخ کر دے گا۔

سوال: کیا آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے تھے؟

جواب: اکثر علماء کے نزدیک آپ ﷺ مختون پیدا ہوئے تھے طبرانی کی حدیث ہے:

"من كرامت ربي على اني ولدت مختونا ولم ير احد سوءتي"

میرے رب کا مجھ پر یہ بڑا فضل تھا کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میری شرمگاہ نہ دیکھی بعض علماء نے اس حدیث کو صحیح اور بعض نے ضعیف قرار دیا ہے۔

اتھروید میں آخری نبی کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان میں بھی آپ ﷺ کے مختون پیدا ہونے کا تذکرہ ہے۔

☆☆☆

تعارف و تبصرہ

(۱) نام کتاب — علامہ سید سلیمان ندوی بحیثیت مورخ
مصنف — ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی
ناشر — خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ
مبصر — ضیاء الدین اصلاحی

ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی کا علم و ادب سے شغف اور لکھنے پڑھنے کا طبعی میلان انہیں بچپن ہی میں دارالمصنفین شبلی اکیڈمی کی علم و ادب پرور فضا میں کھینچ لایا، دارالمصنفین کی متواتر حاضری اور یہاں کے رفقاء و مصنفین کی علمی صحبتوں میں ان کا ذوق علم و ادب برابر ترقی کرتا رہا یہاں تک کہ دارالمصنفین ان کے مزاج میں رچ بس گیا اور وہ علامہ شبلی کی صہبائے علم و ادب سے مخمور و سرشار ہو گئے۔

علامہ شبلی پر تحقیقی مقالہ لکھنے کے بعد بھی ان کا یہ نشہ نہیں اترا ہے وہ علامہ شبلی، دارالمصنفین اور یہاں سے وابستہ نادر اشخاص و ارباب کمال کے علاوہ دوسرے علمی، ادبی اور تاریخی موضوعات پر مضامین کا انبار لگاتے جا رہے ہیں۔ یہ رسالہ اسی سلسلۃ الذہب کی تازہ کڑی ہے، اور ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کی سعی و محنت اور جد و کاوش کا ایک اچھا نمونہ ہے۔ اس میں انہوں نے علامہ شبلی کے علمی وارث و جانشین مولانا سید سلیمان ندوی کے رچے ہوئے پختہ تاریخی مذاق اور ان کی تاریخی بصیرت کے مختلف نقوش ابھارے ہیں۔ اس کے مطالعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا سید سلیمان ندوی نے، جو جامع کمالات تھے مورخ کی حیثیت سے بھی گوناگوں عظیم الشان خدمات انجام دی ہیں، بہت سے تاریخی اغلاط و اوہام کی اصلاح و تصحیح کی، تاریخ نویسی کے صحیح اور بنیادی اصول بتائے غلط تاریخ نویسی کی مضرتیں بیان کیں اور تاریخ نگاری کے غلط اور مسموم رجحان اور فکر کی کس انداز کی تردید کی، اس رسالے میں مثالیں دے کر ان امور کو واضح کیا گیا ہے اور آخر میں سید صاحب کی چند ممتاز تاریخی تصانیف و مقالات کا مبسوط جائزہ لے کر دکھایا ہے کہ ان کی تاریخ نگاری کا معیار بلند اور نظریہ تاریخ صائب و متوازن تھا۔

رسالے کے مشمولات کی طرح اس کی ترتیب اور سنجیدہ و متوازن طرز تحریر نے بھی اس کی دلکشی و دلآویزی بڑھا دی ہے۔ اس زمانے میں تاریخ کو مسخ کرنے کی جو منظم کوششیں ہو رہی ہیں اس کا تریاق اسی طرح کے رسالوں سے مہیا کیا جا سکتا ہے، اس مفید رسالے کی اشاعت پر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ بھی سزاوار تحسین ہے۔

(۲)

نام : اورنگ زیب کی داستان معاشقہ حقیقت یا افسانہ
از : اکبر رحمانی
صفحات : ۱۲۸ صفحات
قیمت : ۱۰۰ روپے
ناشر : ایجوکیشنل اکاڈمی اسلام پورہ جلگاؤں - ۴۲۵۰۰۱ مہاراشٹر
مبصر : ابوعبدالرحمان عبد رفاقی

منافرت پیدا کرکے پھوٹ ڈالنے اور حکومت کرنے کی پالیسی کے تحت انگریزوں نے تحقیق کے نام پر منصوبہ بند طریقے سے مسلم عہد کی تاریخ کو مسخ کیا، مسلم حکمرانوں میں جو جتنا زیادہ دین اور اہل اقتدار سے قریب تھا ان کو اتنا ہی زیادہ بدنام کیا گیا اور ان کی اتنی ہی زیادہ کردار کشی کی گئی چنانچہ ان کی تنقید و ملامت کا ہدف سب سے زیادہ اورنگ زیب رہے ہیں یہاں تک مبالغہ آرائی اور حاشیہ آرائی کی گئی کہ یگانے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اسی راہ پر آج کے برسر اقتدار طبقے اور نام نہاد مورخین بھی چل رہے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں اورنگ زیب پر ایک مصنف نے مراٹھی میں "شہنشاہ" کے نام سے ۵۱۵ صفحات کی ناول لکھی جس میں اورنگ زیب کو "ہیرابائی" کے عشق میں مبتلا ہو کے خدائی کا دعویٰ کرتے اور مذہب کا مذاق اڑاتے حتیٰ کہ اپنی محبوبہ کی خاطر "ایودھیا" سے "مہاکیو چندر" میں جانے اور چوپٹ میں شرکت پر آمادہ بھی دکھایا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ کہ ان ساری بہتان طرازیوں کے باوجود اس ناول پر ریاستی اور مرکزی حکومت مصنف کو انعامات سے نواز چکی ہے جس سے خود حکومت کے رخ اور پسند کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔

زیر نظر کتاب میں دراصل اسی الزام کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے اور واقعہ کی اصل نوعیت واضح کی گئی ہے مختلف تاریخی شواہد اور دستاویزات سے تصویر کا صحیح رخ پیش کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے جس سے اورنگ زیب کی شخصیت مزید نکھر کر سامنے آجاتی ہے۔ گرچہ کتاب کا اصل بحث یہی ہے لیکن میرے نزدیک "شیواجی کی بیویاں" والا مضمون زیادہ اہم ہے جس میں شیواجی کی بیویوں کی تعداد و کردار سے بحث کی گئی ہے۔ ہمیں اپنوں کی صفائی پیش کرنے کے بجائے خود ان کے اکابر اور بڑوں کی صحیح تصویر ان کے سامنے پیش کرنے کو اولیت دینی چاہیے تاکہ سب اندازہ کر سکیں کہ کون کتنے پانی میں ہے اور حمام میں ننگا کون ہے۔

"جودھابائی اکبر کی ملکہ و نور جہاں کی ماں نہیں تھی"، "پدمنی اور علاؤالدین خلجی کا افسانہ"۔۔۔

حقیقت کے آئینے میں "[illegible] کی راہ اور روحانی کا معاشرہ" ۔ یہ تینوں مضامین بھی اچھائی و قیع ہیں ان سے خود مصر سے علم میں اضافہ ہوا پروفیسر اکبر رحمانی صاحب اگرچہ تعلیمی میدان کے ماہر ہیں لیکن تاریخ اور تجزیہ کا جس طرح انھوں نے حق ادا کیا ہے وہ انتہائی قابل داد ہے ۔ امید کہ اس طرح کے مزید اہم موضوعات پر وہ ضرور قلم اٹھائیں گے ۔ ہر صاحب ذوق کو اور بالخصوص تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے کو موصوف کی یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے ۔ [illegible] ☆☆

(۳)

نام کتاب : المبتدا (چار حصے) رسالہ تعلیمات اسلام (تین حصے)

مؤلف : عطاء اللہ خاں اثری

ناشر : مکتبہ [illegible] ۱۳۵۶ شیخ کالونی رسول آباد، بھیونڈی مہاراشٹر

مبصر : مولانا ولی اللہ قاسمی صاحب

مسلمان بچوں اور بچیوں کو اسلامی تعلیمات سے واقف کرانے کے لیے ان کی نفسیات کو سامنے رکھ کر متعدد کتابیں لکھی گئی ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی محترم جناب عطاء اللہ صاحب اثری کی کتاب المبتدا اور رسالہ تعلیمات ہے ۔ یہ دونوں کتابیں ابتدائی درجہ سے لیکر درجہ دوم کے طلبہ کے لیے لکھی گئی ہیں، جس میں اختصار کے ساتھ آسان و دلنشیں انداز میں عقیدہ و ایمان، طہارت، عبادت، اخلاق و آداب، سیرت رسول اکرم ﷺ، سیرت خلفائے راشدین سے متعلق مضامین ہیں ۔

اس کتاب کی [illegible] خصوصیت یہ ہے کہ ہر حصے کے آخر میں ایک باب عربی زبان و ادب سے متعلق ہے جس کے ذریعہ قرآن و حدیث اور دیگر اسلامی علوم کی زبان سے طلبہ کو آگاہ کرنے کی اچھی اور کامیاب کوشش کی گئی ہے ۔ ضرورت ہے کہ اس کا تجربہ کیا جائے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ پرائمری اور ہائی اسکولوں کی نصابی کتابوں کے ساتھ ساتھ عربی زبان سے متعلق اسباق بھی شامل کئے جائیں جس کے ذریعہ طلبہ میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جس کے ذریعہ وہ قرآن و حدیث کو سمجھ سکیں ۔

☆☆☆

جامعہ کے لیل ونہار

ادارہ

تعزیتی نشست

ہندوستان کے متبحر عالم دین اور [illegible] کے [illegible] جناب مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کے سانحہ رحلت پر جامعۃ الفلاح میں اساتذہ و طلبہ کی ۲۰۰۲-۴-۸ کو ابو اللیث ہال میں ایک تعزیتی نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت جناب مولانا عبد الحسیب صاحب اصلاحی کر رہے تھے، صدر جامعہ جناب مولانا طاہر صاحب مدنی، مفتی جامعہ جناب مولانا ولی اللہ صاحب قاسمی، ناظم جامعہ جناب مولانا رحمت اللہ صاحب اثری کے علاوہ جناب مولانا [illegible] الدین صاحب اصلاحی، جناب مولانا نعیم الدین صاحب اصلاحی اور جناب مولانا [illegible] صاحب نے موصوف کے سانحہ ارتحال پر گہرے غم و دکھ کا اظہار کرتے ہوئے موصوف کی حیات و خدمات پر روشنی ڈالی ۔ ان لوگوں نے فرمایا: قاضی صاحب کی شخصیت نہ صرف ملک گیر [illegible] عالمی سطح پر معروف شخصیت تھی اور ایک طویل عرصے سے وہ ملت کی گوناگوں خدمات انجام دے رہے تھے ۔ آپ کی زندگی میں تین چیزیں بہت نمایاں تھیں [illegible] اور [illegible] اتحاد و اتفاق کی [illegible] اس سلسلے میں آپ کی [illegible] اور [illegible] کی بہت مشہور تھی ۔

آخر میں [illegible] مولانا عبد الحسیب صاحب اصلاحی کے صدارتی کلمات اور اس تعزیتی قرارداد پر ختم ہوئی ۔

آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے صدر مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے جس سے پوری ملت متاثر ہوئی ہے موصوف ایک جید عالم دین، مدبر، فقیہ، بے نظیر خطیب، ملت اسلامیہ [illegible] قرآن اور اسلام کے ایک بہادر سپاہی اہم ہاسکی تھے، ملت کے اتحاد کے لیے [illegible] کوشش کرتے [illegible] ایک طویل عرصہ تک امارت شرعیہ سے وابستہ رہ کر ہزاروں مقدمات کا فیصلہ کیا، اسلامی [illegible] کے [illegible] مسائل کے حل کے [illegible] علماء کی ایک بڑی جماعت کو [illegible]

کی کونسل کے توسط سے ملت اسلامیہ ہند کے معاشرتی، معاشی اور سیاسی مسائل کو اٹھانے کی کوشش کی اور پچھلے دو سالوں سے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی صدارت کی اہم ذمہ داری بحسن وخوبی نبھائی ان کی وفات سے ملت اسلامیہ ہند کا زبردست نقصان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

وی کے علی صاحب کا خطاب عام

اسلامیہ کالج شانتاپورم کیرالا کا دورہ کرنے والا وفد ۲۱/۳/۲۰۰۲ کو جب واپس آیا تو موصوف نے ذمہ داران کی درخواست پر ابو اللیث ہال میں طلبہ واساتذہ سے ایک خطاب کیا ۱۹۹۲ء سے جامعۃ الفلاح اور جامعہ اسلامیہ کیرالا کے درمیان گہرے روابط استوار کرنے اور ایک دوسرے سے بھرپور استفادہ کے لیے طلبہ واساتذہ کے وفود کے باہمی تبادلے پر زور دیتے ہوئے ملک کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے دعوت وتبلیغ کے لیے نئی نسل کی تیاری پر زور دیا اور طلبہ کو علوم شرعیہ پر مکمل عبور اور دین کی گہری بصیرت حاصل کرنے کے لیے مسلسل جد وجہد اور حدیث وتفسیر کے قدیم واساسی مصادر کی جانب رجوع کرنے کی تلقین کی اس کے بغیر اجتہاد کا ملکہ پیدا نہیں ہو سکتا اور امت واقوام عالم کی قیادت جہاد واجتہاد کے بغیر ممکن نہیں۔

محترم فیض اللہ فلاحی کو گولڈ میڈل

۲۱ تا ۲۵ فروری کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تقسیم اسناد کی ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں سابق وزیر اعظم جناب آئی کے گجرال صاحب کے ہاتھوں اسناد کے علاوہ اپنے شعبہ میں ٹاپ کرنے والے طلبہ کو گولڈ میڈل سے بھی نوازا گیا، گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلبہ میں محترم فیض اللہ صاحب فلاحی بھی شامل تھے عزیز موصوف نے دینیات (B A) میں امتیازی پوزیشن حاصل کی تھی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کو ترقی کی راہ پر گامزن رکھے۔

تعطیل گرما

دفتر اہتمام سے موصول شدہ خبر کے مطابق آخری پرچہ ۱۱ اپریل کو ہوا اور تعطیل گرما کا آغاز ہو جانے کا تعطیل کے بعد دوسری ششماہی کا آغاز ۱۵ جون ۲۰۰۲ سے ہوگا۔